زر سالانہ دس روپے | اردو کی نئی اور پرانی مطبوعات کا خبرنامہ | رجسٹرڈ نمبر ایل 1876

ماہنامہ **نگارشات** امروہہ

جلد ۱ | ستمبر ۱۹۷۲ء | شمارہ ۱۲

# خواجہ میر دردؔ ۔ تصوف اور شاعری

( د )

خواجہ میر درد جس درجہ کے شاعر تھے ۔ اس سے بلند درجہ کے صوفی تھے ۔ اور شاعری کے بجائے تصوف ہی کو اپنے لیے مایۂ فخر سمجھتے تھے ، تصوف میں ان کا بڑا کارنامہ اس خاص سلسلہ "طریق محمدی" کی تشریح ہے جو ان کے والد خواجہ ناصر عندلیب پر منکشف ہوا تھا ۔ مگر اس کے باوجود اس کی جانب کم اعتنا کیا گیا ہے ۔ لائق مصنف نے اس کو اپنے تحقیقی مقالہ کا موضوع بنایا تھا ۔ جس کو اب ردو بدل کر کے کتاب کی صورت میں مرتب کیا ہے ۔ یہ دو حصوں میں ہے پہلے حصہ میں خواجہ صاحب کے عہد تک کے عام صوفیانہ نظریات کا جائزہ اور ان پر ان کی تنقیدوں کا ذکر ہے ۔ اس ضمن میں وحدۃ الوجود اور وحدۃ الشہود کی اہم بحثوں کے متعلق بعض اکابر صوفیہ کے نقطہ نظر کی تشریح کی گئی ہے ۔ اور آخر میں خواجہ صاحب کے خاص صوفیانہ افکار و نظام کی وضاحت ہے ۔ دوسرے حصہ میں فارسی اور اردو شاعری میں تصوف کے عام اثرات و رجحانات کا جائزہ لینے کے بعد خواجہ صاحب کی صوفیانہ شاعری کے مختلف پہلوؤں اور تغزل کے خصوصیات کے عام اثرات و رجحانات کا جائزہ لینے کے بعد اردو شاعری میں ان کی جدت و انفرادیت وغیرہ کا ذکر ہے ۔ یہ حصہ درد کے تلامذہ کے تذکرہ پر ختم ہوتا ہے ، دوسرے مصنف نے صاحب کے عہد کے حالات زندگی اور تصنیفات کا ذکر ہے مگر اولاً تو کتاب کا موضوع ہی خشک ہے ۔ دوسرے مصنف نے دونوں حصوں کی تمہید اتنی طویل کر دی ہے کہ اصل موضوع تک پہنچنے سے پہلے ہی عام قاری کو گھبراہٹ ہونے لگتی ہے ، کئی جگہ صوفیہ اور خود درد کی رواداری اور وسیع المشربی کا اس انداز سے ذکر کیا گیا ہے کہ گویا ان بزرگوں کے نزدیک کفر و ایمان اور حق و باطل میں امتیاز کا کوئی معیار نہ تھا ۔ جو صحیح نہیں ۔ مصنف نے براہ راست اصل کتابوں کے بجائے ضمنی اور ثانوی ماخذ کا حوالہ دے کر اس کتاب کا تحقیقی پایہ ہلکا کر دیا ہے ۔

تبصرہ نگار : ض

معارف اعظم گڈھ مئی ۷۲ء

## تبصرہ بقیہ ماہ جولائی ۱۹۷۲ء

جمعیت :- تسلی، اطمینان، گروہ (ص ۱۵۳)
اس جگہ کم از کم "گروہ" کے لفظ کو حذف کر دینا چاہیے تھا اس لیے کہ لفظ کے محل استعمال سے کہیں یہ معنی صادر نہیں ہوتے۔

ساحت : وسعت، کشادگی، علاقہ (ص ۱۵۴)
ساحت کے اصلی معنی "میدان" درج نہیں کیے گئے۔

یہ تو صرف چند مثالیں ہیں، اس طرح کی مثالیں کثرت سے پیش کی جا سکتی ہیں، سوال یہ ہے کہ اس طرح کی فرہنگ سے طلبہ یا عام قارئین کو کیا فیض پہنچ سکتا ہے؟ رشید حسن خاں کو بطور محقق فرہنگ پر جو توجہ کرنی چاہیے تھی وہ انھوں نے شاید اس لیے نہیں کی کہ اگر وہ یہ کام کرتے تو ان کو "کثیر التصانیف" بزرگ بننے کا شرف کیوں کر حاصل ہوتا۔ جو شخص الفاظ کے صحیح معنی بھی متعین نہ نہ کر سکے اس سے تحقیق کے کسی مفید کام کی توقع رکھنا سادہ لوحی ہے۔ علمی مباحث اور شعر میں اس کی رائے کیا وقعت رکھ سکتی ہے؟

رشید حسن خاں کے مرتبہ دیوان میں صرف ایک خوبی ہے کہ اس کی کتابت، طباعت بہت عمدہ اور صحیح ہے۔ لیکن اس کے لیے ہمیں مکتبہ جامعہ، کاتب اور پریس والوں کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ اس خوبی پر مرتب کا کوئی بس نہ تھا۔ مکتبہ جامعہ لائق مبارک باد ہے کہ اس نے درد کے دیوان کا ایک صحیح ایڈیشن شایع کیا، اسے پڑھنے والا اگر تعارف اور فرہنگ سے قطع نظر کرے تو فائدے میں رہے گا۔

تبصرہ نگار :- ڈاکٹر وحید اختر ایم اے پی ایچ ڈی
ہماری زبان علی گڑھ ۱۵ مئی ۱۹۷۲ء

## تبصرہ بقیہ ماہ اگست ۱۹۷۲ء

طول کلام بھی اس کتاب کی ایک نمایاں خامی ہے۔ غیر متعلق اور غیر ضروری مباحث اور بے شمار اشعار کے شمول سے کتاب کو سخت نقصان پہنچا ہے ۵۰۲ صفحات کی یہ کتاب آسانی کے ساتھ نصف صفحات میں مکمل کی جا سکتی تھی۔

اشعار کا متن جگہ جگہ غلط ہے۔ اس میں بعض جگہ تو غلطی کتابت کا احتمال ہوتا ہے مثلاً یہ شعر:-

جون کال سے یاں تال کی پیدائی ہے
دون تال سے کال کی آشنائی ہے

غالباً دوسرے مصرعے میں کتابت کی غلطی ہے اور غلطی ہائے کتابت سے اردو میں بہ ظاہر محفوظ رہنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ لیکن بعض جگہ ایسا نہیں (ص ۴۱۰) پر یہ دو اشعار درج ہیں:

کیسی تم کو بھاوت ہیں اور کیسی تو کچھ بھاوت ہیں
یہ پھلواری درد ہیں کچھ اور سو د کھلاوت ہیں
کلیاں من میں سوچت ہیں جو پھول کوئی کھلاوت ہیں
جو دن وا کو بیت گیو ہے وا دن موت کو آوت ہیں

آخری مصرعے میں "مو" کے بجائے "موت" تو غالباً غلطی کتابت ہے لیکن ان اشعار کی ردیف درست نہیں۔ نسخہ شیروانی میں ان اشعار کی ردیف کی یہی صورت ہے لیکن تذکرہ مسرت افزا میں ردیف "ہیں" کے "ہے" ملتی ہے اور لفظاً و معناً یہی صحیح بھی ہے بعض اور لفظی اختلافات بھی ہیں۔ ان اشعار سے متعلق تذکرہ مذکور میں ایک روایت بھی ملتی ہے بہر صورت ان اشعار کی صحیح صورت وہی ہے جو تذکرہ مذکور میں ہے جس صورت میں یہ نقل ہوئے ہیں وہ درست نہیں۔

درد کی شخصیت اور ان کا زمانہ بعض اعتبارات سے بہت اہم ہے۔ وحید اختر صاحب اس کے لیے یقیناً مبارکباد کے مستحق ہیں کہ انہوں نے ایک اچھے موضوع کا انتخاب کیا لیکن چونکہ ان کے مزاج کو تحقیق اور تنقید سے کچھ زیادہ لگاؤ نہیں

(باقی [illegible])

# آپ کے علمی، ادبی ذوق کی تکمیل کیلئے ارزاں ترین کتب

| | | | |
|---|---|---|---|
| اور خدا دیکھتا رہا | جمنا داس اختر | (ناول) | ۲ روپے |
| ستاروں کے سائے | شیو رام شرما | (افسانے) | ۲ روپے |
| سسرال | شوکت تھانوی | (ناول) | ۲ روپے |
| چورس رات | گلزار | (افسانے) | ۲ روپے ۵۰ |
| جانم | گلزار | (کلام) | ۲ روپے |
| کلام میر | میر تقی میر (مرتبہ مدثر رضوی) | | ۲ روپے |
| نقش فریادی | فیض | (کلام) | ۲ روپے |
| دست صبا | فیض | ( ،، ) | ۲ روپے |
| گجر | قتیل شفائی | ( ،، ) | ۲ روپے |
| کلام جوش | جوش (مرتبہ مدثر رضوی) | | ۲ ،، |
| زنداں نامہ | فیض | (کلام) | ۲ ،، |
| سفید جزیرہ | نسیم حجازی | (ناول) | ۹ ،، |
| نقش ناتمام | مہدی | (کلام) | ۲ روپے ۵۰ |
| سانپ مارخاں (ہندی ایڈیشن) | | (افسانے) | ۴ ،، |
| داستان مجاہد | نسیم حجازی | (ناول) | ۵ روپے |
| یگھ ودت | رانا گنوری | | ۲ ،، |
| دل صحرا کیلا ہے | شاعر ندیم | | ۴ روپے ۵۰ |
| غم اور بھی ہیں (ناول) | مسافر لائل پوری | | ۴ ،، |
| ہونے کا دل | ،، | ،، | ۳ ،، |
| نکتہ چیں ہے غم دل | سعید امرت | | ۳ ،، |
| ایک عورت ہزار دیوانے | کرشن چندر | | ۳ ،، |
| آتش گل (کلام) | جگر مرادآبادی | | ۵ ،، |
| فاتح ہند عرف محمد بن قاسم | نسیم حجازی | | ۵ ،، |
| سنگدل ملکہ (ناول) | صادق حسین | | ۷ ،، |
| آخری چٹان | ،، | نسیم حجازی | ۶ ،، |
| قاشیں (کلام) | نریش کمار شاد | | ۴ ،، |

اردو ادب کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ

برسوں کی جدوجہد اور تحقیق کے بعد تیار کی گئی

ایک گراں قدر کتاب

## اردو ادب میں سکھوں کا حصہ

مرتبین

امام مرتضیٰ نقوی۔ ایم اے

مدثر حسین رضوی ایم اے، ایم ایڈ

آغاز سے عصر جدید تک سکھ شعراء و ادباء کے سوانح اور ان کی تخلیقات کے نمونے اور ان پر سیر حاصل تبصرے۔

- یوپی اور ہریانہ سرکار سے کتابوں کے مقابلہ میں انعام یافتہ
- شاندار گٹ اپ • دیدہ زیب چھپائی
- گلیزڈ پیپر • مضبوط بائنڈنگ

قیمت :- پندرہ روپے

بک کارنر دانشمندان اسٹریٹ امروہہ

## تبصرہ بقیہ صفحہ (۲)

نہیں۔ اس لیے موضوع کا حق ادا نہیں ہو سکا۔ یہی نہیں۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ ان کی اس تصنیف نے جس کی پہلی حیثیت ایک تحقیقی مقالے کی ہے۔ تحقیق کے جس انداز اور معیار کو پیش کیا ہے وہ دوسروں کے لیے گمراہ کن ہو سکتا ہے۔

کتاب انجمن ترقی اردو (ہند) علی گڑھ کی طرف سے شائع ہوئی ہے۔

تبصرہ نگار: ونود راج ایم۔ اے

تحریک دہلی جون ۱۹۷۲ء

---



مالک، ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر ایم ایچ رضوی … نگارشات امروہہ